بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

سونامی آرہاہے............

یوں تو دنیا میں مختلف سونامی آتے رہتے ہیں لیکن فقہ اسلامی کی تاریخ میں کبھی کوئی سونامی نہیں آیا، ......علوم الحدیث کی تاریخ میں بھی کسی سونامی کا نام نہیں ملتا، ......علوم القرآن پر بہت کچھ لکھا گیا مگر کوئی سونامی نہیں آیا......، منطقہ وفلسفہ میں بڑے بڑے انکشافات ہوئے مگر سونامی ادھر بھی نہیں آیا، ......علم الکلام پر مختلف ادوار میں بڑے بحث مباحثے ہوئے مگر کوئی سونامی نہیں آیا ......تصوف میں تو کسی سونامی کی گنجائش ہو ہی نہیں سکتی کہ تصوف تو طلاطم خیزی کو بردبار کرنے اور معرفت کے سمندر پی جانے کا نام ہے ....دل دریا سمندروں ڈونگھے تے کون دلاں دیا جانے ہو.......وہاں شیخی بگھارنے اور کچھ ہونے کا دعوی کرنے سے سارا بنابنایا کھیل ہی بگڑ جاتا ہے......... ادھر تو جو سبق سالک کو روزِ اول سے ازبر کرایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ .... ہستی اگر نیستی، نیستی اگر ہستی......... قلندر جز دو حرفے لا الہ کچھ نہیں رکھتا......... فقیہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا.........

سونامی نام ہے ایک ایسے عذاب کا جو سمندروں میں طغیانی کے نتیجے میں ظاہر ہوتا ہے......گزشتہ کچھ دنوں سے وطن عزیز کے مختلف لیڈران گرامی سونامی آنے اور سونامی لانے کی خبریں بڑے زور وشور سے دے رہیں......اور بڑھ چڑھ کر بڑا سونامی لانے کی لاف زنی فرمار ہے ہیں .... حالانکہ یہ سب لیڈرز بظاہر پڑھے لکھے ہیں اور ڈگری ہولڈرز بھی......لیکن ممکن ہے جو علوم انہوں نے حاصل کئے ہیں ان میں اس طرح کی پیشین گوئیاں مہذب کہلاتی ہوں اور عذاب کے آنے یا لانے کی خبریں دینا کوئی امر معیوب نہ ہو، لیکن علم وحکمت کی دنیا میں اس طرح کی لاف زنیاں کسی صورت پسندیدہ نہیں ہوسکتیں یہی وجہ ہے مذکور بالا ماہرین علوم نے ان علوم میں اپنی مہارت وقابلیت کے جھنڈے چار دانگ عالم میں گاڑدئے مگر کبھی سونامی آنے کی خبر بد نہیں دی...... جہلاء کو چھوڑئے ان کو تو ایسی باتیں کہتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی مگر یہ ہمارے

دینی جماعتوں کے کارکنوں اور علم کے وارثوں کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ بھی دیکھا دیکھی سونامی کی باتیں کرنے لگے ....اور بغیر سوچے سمجھے انہوں نے بھی سونامی آنے کا نعرہ بلند کردیا..........اب تک کئی اسلامی جماعتوں کے قائدین اور مذہبی پریشر گروپوں کے سربراہوں کے بیانات اسی ترنگ میں آئے ہیں جو غیر اسلامی ولا مذہبی جماعتوں کے لیڈروں کی ہے.......... فیاللعجب

الیکٹرانک میڈیا پر مختلف سیاسی وغیر سیاسی لوگوں کی گفتگو سے یوں لگتا ہے جیسے ان اینکر پرسنز کا کام صرف اور صرف یہ رہ گیا ہے کہ وہ لوگوں کے معایب تلاش کر کر کے لائیں اور سرعام انہیں رسوا کریں.....کیا صحافتی آزادی کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ لوگوں کے عیوب کو سرعام بیان کیا جائے؟ یا یہ کہ اسلام نے پردہ پوشی کا بھی کوئی درس دیا ہے..........؟ الیکٹرانک میڈیا اتنا زبان دراز ہوگیا ہے کہ کوئی بھی شریف آدمی اس کی نظر میں شریف نہیں..........اور ہر ایک کا کچا چٹھا کھولنا گویا میڈیا کے فرائض منصبی میں سے ایک ہے..............ٹی وی چینل کا لائسنس نہ ہوا گویا عوام وخواص کی پگڑیاں اچھالنے کا لائسنس مل گیا.....کیا میڈیا والوں کا یہ خیال ہے کہ اس طرح وہ لوگوں کے دلوں میں میڈیا کا خوف ڈال کر ان کو جرائم سے روک لیں گے، جنہیں خوف خدا وخوف آخرت جرائم سے باز نہیں رکھ سکتا انہیں آپ کی اس کاوش سے بھلا کیا روکا جا سکے گا..........

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کی

حج اور عمرہ کے قدیم وجدید مسائل پر مشتمل جامع کتاب

رفیق المناسک مع الفضائل والرقائق...... شائع ہوگئی

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر بلاک ۱۵۔ کراچی